طرح عورت بیوی کے روپ میں مرد کی بہترین معاون اور ہم دم ہے، ان دونوں کے درمیان باہمی الفت وخیرخواہی نسل انسانی کی بقاء وتسلسل کی ضامن ہے۔عورت کا ایک تیسرا روپ بیٹی کا بھی ہے بیٹی کے تصور سے باپ کے قلب وروح میں شفقت ورافت کا دریا امنڈنے لگتا ہے۔اس کی سلیقہ مندی، تابعداری باپ کی آنکھوں میں فخر ومسرت کے دیپ جلاتی ہے اور بجاطور پر باپ کے جگر کا ٹکڑا کہلانے کی مستحق ہے۔عورت کے ان مختلف رشتوں ماں، بیوی اور بیٹی پر اردو زبان میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور کئی قابل وقعت تحریرات موجود ہیں، البتہ عورت کی ایک حیثیت بہن کی بھی ہے ایک مقدس اور پیارا رشتہ، ادب واحترام سے بھرپور احساس، اس رشتہ کے تصور سے دل میں عقیدت کے پھول کھلنے لگتے ہیں اس رشتے کے تحت منتشر مواد کو ان صفحات میں مرتب کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

عورت بحیثیت بہن:

قرآن کریم صراحتا بیان کرتا ہے کہ خدائے بزرگ وبرتر کے نزدیک کسی جنس کے ساتھ خصوصی معاملہ اور امتیازی سلوک نہیں، صفتِ تقویٰ خدا کے نزدیک معیار برتری وعزت ہے اور اس صفتِ تقوی کے حصول پر کسی صنف کی اجارہ داری نہیں وہ اپنے بندوں کی طرف سے کی گئی کوشش کو ضائع اور رائیگاں نہیں جانے دیتا بلکہ قدردانی کے ساتھ اس سعی کو قبول کرتا ہے، ارشاد ہے:

من عمل صالحا من ذكر او انثى وهو مومن فلنحيينه حيوة طيبة ولنجزينهم اجرهم باحسن ما كانو ا يعملون

جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومن بھی ہوگا تو ہم اس (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے[۴]۔

اسی طرح ارشاد ہے:

ومن يعمل من الصلحت من ذكر او انثى وهو مومن فاولئك يدخلون الجنة يرزقون فيها بغير حساب

اور جو نیک کام کرے گا مرد یا عورت اور وہ صاحب ایمان بھی ہوگا تو
ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی
جائیگی ۔۵۔

اسی طرح ارشاد ہے:

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحفظین فروجھم والحفظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور فروتنی کرنے والے مرد اور فروتنی کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں کچھ شک نہیں کہ ان کے لئے اللہ نے بخشش اور اجر عظیم تیار رکھا ہے ۔۶۔

چنانچہ مذکورہ بالا آیات کا مطالعہ اس امر کو واضح کرتا ہے کہ عورت کی حسن کارکردگی اس دار العمل یعنی دنیا میں مطلوب ہے اور اس کی پروردگار کے نزدیک قدردانی بھی ہے وہیں دوسری جانب یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ عورت بھی لیبلوکم ایکم احسن عملا کے ابتلاء کا حصہ ہے اور اس رنگ و بو کی دنیا میں فرائض وحقوق کے امتزاج کے ساتھ موجود ہے، چنانچہ عورت

بحیثیت بہن کئی حقوق اور مراعات کی مستحق ہے اسی طرح بحیثیت بہن اس کی طرف کئی فرائض اور ذمہ داریاں متوجہ ہیں۔

گھر کی ایک ذمہ دار فرد:

قرآن کریم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے تذکرے کو بیان کرتا ہے جس میں ان کی سلیقہ مندی اور حسنِ تدبیر کو سراہا گیا ہے نیز قرآن کریم ان کے حسنِ کلام کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ انہوں نے کس طرح فرعون کے محل میں گفتگو کی کہ سارے معاملات خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہو گئے، چنانچہ ایک بہن اپنے گھر کی ذمہ دار فرد ہے جو اپنے بھائی کی حفاظت میں جان پر کھیل جاتی ہے اور بھائی کے دشمنوں کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی۔ حضرت موسی کی بہن کا نام مریم بنت عمران تھا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم بنت عمران تھیں، نام ولدیت دونوں میں اتحاد ہے، جب حضرت موسی کی والدہ نے قتل کے اندیشہ سے اللہ کے حکم (یعنی القاء الہی) سے انہیں تابوت میں ڈال کر دریا کے سپرد کر دیا تھا لکڑی کا وہ تابوت تیرتا ہوا جب شاہی محل کے کنارے پہنچا تو اسے باہر نکال کر دیکھا گیا تو اس میں ایک معصوم بچہ تھا ادھر دوسری جانب ہمشیرہ موسی دریا کے کنارے کنارے دیکھتی رہی تھی حتی کہ اس نے دیکھ لیا کہ اس کا بھائی فرعون کے محل میں چلا گیا ہے۔

فرعون نے اپنی بیوی کی خواہش پر اس بچے کو پرورش کے لئے شاہی محل میں رکھ لیا ،شیر خوارگی کا عالم تھا کہ دودھ پلانے والی عورتوں اور آیاؤں کو بلایا گیا لیکن موسی علیہ السلام کسی کا دودھ نہیں پیتے ،موسیٰ علیہ السلام کی بہن خاموشی سے سارا منظر دیکھ رہی تھی بالآخر اس نے کہا کہ میں تمہیں ایسی عورت بتاتی ہوں جو تمہاری یہ مشکل دور کر دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ وہ اپنی ماں کو جو موسی علیہ السلام کی بھی ماں تھی بلا لائی ، یہ اللہ کی قدرت کا اور اس کی نگہبانی کا کمال تھا کہ جس بچے کی خاطر فرعون بے شمار بچوں کو قتل کروا چکا ہے اس بچے کو اللہ تعالیٰ اس کی گود میں پلوا رہا ہے اور ماں اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے لیکن اس کی اجرت بھی اسی دشمن سے وصول کر رہی ہے [7]

جب حضرت موسیٰ نے اپنی والدہ کا دودھ پی لیا تو فرعون نے والدہ موسی سے محل میں

رہنے کی استدعا کی تا کہ بچے کی صحیح پرورش اور نگہداشت ہو سکے لیکن انہوں نے کہا کہ میں اپنے خاوند اور اپنے بچوں کو چھوڑ کر یہاں نہیں رہ سکتی بالآخر یہ طے پایا کہ بچے کو وہ اپنے ساتھ ہی اپنے گھر لے جائیں اور وہیں اس کی پرورش کریں اور اس کی اجرت انہیں شاہی خزانہ سے دی جائے گی سبحان اللہ۔ اللہ کی قدرت کے کیا کہنے دودھ اپنے بچے کو پلائیں اور تنخواہ فرعون سے وصول کریں۔ ایک مرسل روایت میں ہے: اس غازی کی مثال جو اپنے جہاد پر غنیمت حاصل کرے اور ثواب اور خیر کی نیت بھی رکھتا ہو موسیٰ کی ماں کی طرح ہے جو اپنے ہی بچے کو دودھ پلاتی ہے اور اجرت بھی وصول کرتی ہے ۸۔

امور خانہ کی انجام دہی:

قرآن کریم کے مطابق حضرت موسی لمبا سفر کر کے مصر سے مدین پہنچے تو کھانے کے لئے ان کے پاس کچھ نہیں تھا جب کہ سفر کی تھکان اور بھوک سے نڈھال تھے۔ اسی دوران دو لڑکیوں کو اپنے مویشی روکے کھڑے دیکھ کر حضرت موسی کے دل میں رحم آیا اور ان سے پوچھا کیا بات ہے تم اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلاتیں، انہوں نے جواب دیا کہ جب تک چرواہے واپس نہ لوٹ جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں تا کہ مردوں سے ہمارا اختلاط نہ ہو اور ہمارے گھر میں کوئی مرد نہیں ہے جو اس ذمہ داری کو سرانجام دے دے۔ حضرت موسی نے جانوروں کو پانی پلایا اور ایک درخت کے سائے تلے مصروف دعا ہو گئے، اللہ نے حضرت موسی کی دعا قبول فرمالی اور دونوں میں سے ایک لڑکی انہیں بلانے آ گئی۔ پھر حضرت موسی کی حضرت شعیب سے ملاقات اور ان کی بڑی بیٹی سے شادی کا احوال کا قرآن میں ذکر ہے۔ یہ واقعہ سلسلہ وار کئی مسائل کو متضمن ہے۔

۱۔ بہنیں گھر کے کام کاج میں ایک دوسری کی معاون ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتی ہیں گھر کے کاموں میں آرام طلبی اور سستی کرنا مناسب نہیں ایسا نہ ہو کہ سارا کام کسی ایک بہن کے سر پر ڈال دیا جائے، اس واقعہ میں حضرت شعیب کی بڑی بیٹی صفورا اور چھوٹی بیٹی صفیرا دونوں جانوروں کو پانی پلانے میں مشغول تھیں۔

۲۔ حضرت شعیب کی ایک بیٹی دوبارہ جب حضرت موسی کے پاس آئی اور کہا کہ میرے

والد نے آپ کو بلایا ہے تو اس لڑکی کی شرم وحیا کا ذکر قرآن کریم نے بطور خاص ذکر کیا ہے کہ یہ عورت کا اصل زیور ہے اور مردوں کی طرح حیاء وحجاب سے بے نیازی اور بے باکی عورت کے لئے شرعاً ناپسندیدہ ہے۔

۳۔ ہمارے خطے میں لڑکی والوں کی طرف سے نکاح کی خواہش کا اظہار معیوب سمجھا جاتا ہے لیکن شریعت الہیہ میں یہ مذموم نہیں ہے، جیسا کہ حضرت شعیب نے خود اپنی بیٹی کا رشتہ حضرت موسیٰ کے لئے پیش کیا، صفات محمودہ کا حامل لڑکا اگر مل جائے تو اس سے یا اس کے گھر والوں سے اپنی لڑکی کے لئے رشتے کی بابت بات چیت کرنا برا نہیں ہے بلکہ محمود اور پسندیدہ ہے عہد رسالت ماب اور صحابہ کرام میں بھی یہی طریقہ تھا۔

بھائیوں کے دین کی خبر گیری:

قرآن وسنت کی تعلیمات پر فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا دین مردوں کے ذمہ ہے عورتوں کے عقائد، اعمال، معاملات کی نگرانی مردوں کے سپرد ہے کہ وہ خود دین سیکھیں اور گھر کی عورتوں کو سکھائیں یہ آیت اس امر میں خوب واضح ہے:

یاایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا وقودها الناس والحجارة۔ ۹؎

ان تمام کے باوجود عورتیں تبلیغ دین کے باب میں مردوں سے کم نہیں اور ان کی قربانیاں وخدمات بے وقعت نہیں، ان کے ذریعے عظیم شخصیات اسلام کے دامن میں آئیں اور دین سے وابستہ ہوئے، حضرت عمر کے قبول اسلام کا واقعہ تاریخ اسلام کے ایک ادنی طالب علم سے مخفی نہیں کہ ایک بے بس وکمزور بہن کی قربانی نے عمر کے دل کو پسیج دیا۔

فاطمہ بنت خطاب حضرت عمر کی بہن عمر سے پہلے مسلمان ہو چکی تھیں ان کے خاوند بھی سعید بن زید مسلمان ہو چکے تھے یہ دونوں عمر کے ڈر سے اپنا اسلام پوشیدہ رکھتے تھے کسی موقعہ پر حضرت عمر بہن کے گھر پہنچے وہاں حضرت خباب ان دونوں میاں بیوی کو قرآن شریف پڑھا رہے تھے حضرت عمر نے کواڑ کھلوائے ہمشیرہ نے کواڑ کھولے حضرت عمر کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو بہن کے سر پر مارا جس سے خون بہنے لگا اور کہا اپنی جان کی دشمن، تو بھی بددین ہو گئی

کیا تم نے اپنے دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرلیا اور بہنوئی کی ڈاڑھی پکڑ کر اس پر ٹوٹ پڑے اور زمین پر گرا کر خوب مارا، بہن نے چھڑانے کی کوشش کی تو ان کے منہ پر ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ خون نکل آیا وہ بھی آخر عمر ہی کی بہن تھیں کہنے لگیں کہ عمر ہم کو اس وجہ سے مارا جاتا ہے کہ ہم مسلمان ہوگئے بے شک ہم مسلمان ہوگئے جو تجھ سے ہوسکے تو کرلے، ادھر عمر کا جوش بھی اس مار پیٹ سے کم ہوگیا تھا اور بہن کے اس طرح خون میں بھر جانے سے شرم بھی آرہی تھی کہنے لگے کہ اچھا مجھے دکھلاؤ یہ کیا ہے، بہن نے کہا کہ تو ناپاک ہے اور اس کو ناپاک ہاتھ نہیں لگا سکتے ہر چند اصرار کے بعد حضرت عمر نے غسل کیا اور اس کو لے کر پڑھا، اس میں سورۂ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی اور اس کو پڑھنا شروع کیا کہ حالت ہی بدل گئی اس کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے۔

حواشی:

۱۔ سورہ نحل:۵۹،۵۸
۲۔ ابو دائود ،کتاب الادب،باب فی فضل من عال یتیما رقم:۵۱۴۶
۳۔ المعجم الاوسط للطبرانی، باب من اسمه بکر، رقم:۳۱۰۱
۴۔ سورہ نحل:۹۷
۵۔ سورہ نساء:۱۲۴
۶۔ سورہ احزاب:۳۵
۷۔ ترجمه وتفسیر محمد جونا گڑھی ،شاہ فهد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینه منورہ، ۱۴۲۰ھ
۸۔ مراسیل ابی دائود، باب فی فضل الجهاد، رقم:۳۱۰
۹۔ سورہ تحریم:۶

عہد حاضر میں خواتین کے لئے مسجد کی اہمیت سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں

پروفیسر جہاں آراء لطفی
شیخ زید اسلامک سینٹر، یونیورسٹی آف کراچی

ABSTRACT

Sallah is the practical proof of our faith in Allah and Islam. It has been made compulsary at certain fixed times. Allah says in the Quran"SALAH AT AT FIXED HAS BEEN ENJOINED ON THE BLIEVERS"(4:103(

And Salah is the second piller of Islam, It refers to the five compulsary daily prayers. Salah is offers five times a day individually or in congregation. We offer Salah to remember Allah. It brings us closer to him. Islam is a fair and a balanced system of life while it specifies the rights of women it also lays down duties a muslim women is expected to observe those duties. Belief in Tawhid and the practice of islam. A muslim women must perform her Salah, Observe Sawm, Pay Zakat on her own welgth, Go on Hajj if she can offerd it. She must not have any extra marital relationships. It is her duty to bring up children according to serve her Husbend and the family. But she is the Queen of the family and incharge of domestic life.

Women have a very important place in islamic society, Unlike a number of other religious, Islam holds a women in high steem. Her importance as a mother and a wife has been clerly stated by the prophet Muhammed (P.B.U.H)

In his farewell spach at Arafat in the tenth year of Hijra the Prophet said the best among you is the one who is the best towerds his wife. These sayings leary prove the important position given to women in islam. Islam is a religious of common sense and is in line with human nature. It recognises the realities of life. A women has a right tpo develope her talent and to work within the limits of islam and we know very well that when prophet Mohammad(P.B.U.H(cam to madina he decided to construct a mosque, Called Masjid-e-Nabwi. It was the place where the followers of of Mohammed come to understand Islam and there were nine Masjid in Madinah were Khutba-e-Jumma and Khudba-e-Edin, Salath Al.Istisqa and Salah Khusuf and Khusyf were the Muslim women participate with the muslim men.

If we need our women wake up and to be a true Muslim women, We must open to her the doors of Masjid in Musjid not for Muslim women But it is optional for them, they can join the prayers if it dosent upset there house hold duties.

Today we have very huge Masjid in our country